Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۳ رجب ۱۳۹۴ھ ۲۴ وفا ۱۳۵۳ ہش ۲۴ جولائی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۶۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح نہایت وسیع اور عام تھی

آپ نے وحشی انسانوں کو پھر نئے سرے سے انسانیت سکھلائی اور کروڑہا دلوں کو ایمان و عمل صالح سے منور کیا

(۱) "ہمارے سید و مولیٰ کی اصلاح نہایت وسیع اور عام اور مسلم الطوائف تھی اور یہ مرتبہ اصلاح کا کسی گزشتہ نبی کو نصیب نہیں ہوا۔ اور اگر کوئی عرب کی تاریخ کو آگے رکھ کر سوچے تو اسے معلوم ہوگا کہ اس وقت کے بت پرست اور عیسائی اور یہودی کیسے متعصب تھے اور کیونکر ان کی اصلاح کی صدہا سال سے نومیدی ہو چکی تھی۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھے کہ قرآنی تعلیم نے جو ان کے بالکل مخالف تھی کیسی نمایاں تاثیریں دکھلائیں اور کیسے ہر یک بداعتقادی اور ہر یک بدکاری کا استیصال کیا۔ شراب کو جو ام الخبائث ہے دور کیا۔ قمار بازی کی رسم کو موقوف کیا۔ دختر کشی کا استیصال کیا۔ اور جو انسانی رحم اور عدل اور پاکیزگی کے برخلاف عادات تھیں سب کی اصلاح کی۔ ہاں مجرموں نے اپنے جرموں کی سزائیں بھی پائیں جن کے پانے کے وہ سزاوار تھے۔ پس اصلاح کا امر ایسا امر نہیں ہے جس سے کوئی انکار کر سکے۔"

(نور القرآن ص۲ حاشیہ)

(۲) "اس کریم و رحیم خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے قرآن مجید جیسی پاک کتاب بھیج کر اور جناب خاتم الانبیاء سید الاولین والآخرین کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرما کر وحشی انسانوں کو پھر نئے سرے سے انسانیت سکھلائی اور کروڑہا دلوں کو ایمان اور عمل صالح سے منور کیا۔"

(آریہ دھرم ص۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ وفا۔ جیساکہ احباب جماعت کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۱ ماہ وفا سے اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ قبل ازیں اطلاع موصول ہوئی تھی کہ حضور کی طبیعت بفضل اللہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب جماعت ان ایام میں خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور جس اہم مقصد کے پیش نظر حضور نے یہ سفر اختیار فرمایا ہے اس میں عظیم الشان کامیابی عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

ہر معاملہ میں عدل سے کام لو

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ ۹ جون ۱۹۱۱ء میں فرمایا۔

"اس وقت بقائمی ہوش و حواس تمہیں چند باتیں کہتا ہوں جو تم میں سے مان لے گا اس کا بھلا ہوگا اور جو نہ مانے گا اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انصاف کرو تم میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو چاہتا ہے یا پسند کرتا ہے کہ مجھے کوئی گالی دے یا میری کوئی ہتک کرے یا میرے ننگ و ناموس میں فرق ڈالے یا نقصان کرے یا بدی سے پیش آئے یا تحقیر کرے۔ میرا التزام سستی سے کام لے۔ جب تم نہیں چاہتے تو کیا یہ انصاف ہے کہ تم کسی کا مال ضائع کرو یا کسی کی ملازمت میں سستی کرو یا کسی کو نقصان پہنچاؤ یا کسی کے لڑکے یا لڑکی کو بدنظری سے دیکھو۔ تم عدل سے کام لو اور وہ سلوک کسی سے نہ کرو جو خود اپنے آپ سے نہیں چاہتے۔ اسی طرح جس سے پانچ دس روپے تنخواہ لیتے ہو اس کی فرمانبرداری کرتے ہو۔ جس نے آنکھیں دیں جن سے ہم دیکھتے ہیں۔ کان دیئے جن سے ہم سنتے ہیں۔ زبان دی جس سے ہم بولتے ہیں۔ ناک دیا، پاؤں دیئے جن سے ہم چلتے ہیں۔ عقل، فہم، فراست دی۔ اتنے بڑے محسن، اتنے بڑے مربی، اتنے بڑے خالق رزاق کی نافرمانی کی تو کیا یہ عدل ہے؟ بس یہی ہے جو چھوٹا سا فقرہ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ سنانے آیا ہوں اور میں تمہیں دوسری دفعہ تیسری دفعہ چوتھی دفعہ تاکید کرتا ہوں کہ خدا کے معاملہ میں اپنے معاملہ میں غیروں کے معاملہ میں عدل سے کام لو۔ پھر اس سے ترقی کرو اور مخلوق الٰہی سے احسان کرو۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا مطالعہ کرکے اس کی فرمانبرداری میں بڑھو۔ حلال روزی کماؤ۔ حرام خوری سے نیکی کی توفیق نہیں ملتی۔"

(خطبات نور جلد اول)

پبلشر مسعود احمد دہلوی ۔ پرنٹر سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ر ماہ وفا ۱۳۵۳ھش

شیطان کو ہلاک کرنے کا سب سے کارگر ہتھیار

جیساکہ ہم قبل ازیں قرآن مجید کی رو سے اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ شیطان اللہ کے خاص بندوں یعنی عباد الرحمٰن پر کبھی غالب نہیں آسکتا، اس کے سب مکر اور حیلے اور ہر قسم کے ظاہری اور پوشیدہ حملے عباد الرحمٰن کے مقابلہ میں سراسر بے اثر ثابت ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو ابتداء ہی میں خبردار کر دیا تھا کہ تو میرے خاص بندوں یعنی عباد الرحمٰن پر ہرگز بھی قابو نہیں پا سکے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ شیطان کو دی جانے والی تنبیہہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا إِلَّآ
إِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝ قَالَ أَرَءَيْتَكَ
هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۡ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ إِلَّا قَلِيْلًا ۝ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ
مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ وَاسْتَفْزِزْ
مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ
بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ
وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُوْرًا ۝ إِنَّ
عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝

(بنی اسرائیل آیات ۶۲ تا ۶۶)

ترجمہ:۔ اور (اُس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو کہا تھا کہ تم آدم کے ساتھ (مل کر) سجدہ کرو تو انہوں نے (اس حکم کے مطابق آدم کے ساتھ مل کر) سجدہ کیا تھا مگر ابلیس نے نہ کیا تھا۔ اُس نے کہا تھا کہ کیا میں اس (بشر) کے ساتھ (مل کر) سجدہ کروں جسے تُو نے کیچڑ سے پیدا کیا ہے۔ نیز اُس نے کہا (اے اللہ! تُو ہی مجھے) بتا (کہ کیا) یہ (میرا مطاع ہو سکتا) ہے جسے تُو نے مجھ پر شرف دیدیا ہے۔ اگر تُو نے مجھے قیامت کے دن تک مہلت دیدی تو (مجھے تیری ہی ذات کی قسم ہے کہ) میں اس کی (تمام) اولاد کو قابو میں کر لوں گا سوائے تھوڑے سے لوگوں کے (جنہیں تُو بچا لے) اللہ نے فرمایا جا (دُور ہو) کیونکہ (تیری بھی اور) ان میں سے جو تیری پیروی کریں (ان کی بھی) سزا جہنم ہے (اور یہ) پُورا پُورا بدلہ ہے۔ اور (ہم نے کہا جا) ان میں سے جس پر تیرا بس چلے اسے اپنی آواز سے فریب دے کر (اپنی طرف) بُلا اور اپنے سواروں اور پیادوں کو ان پر چڑھا لا اور (ان کے) مالوں اور اولادوں میں ان کا حصہ دار بن اور اُن سے (جھوٹے) وعدے کر (اور پھر اپنی کوششوں کا نتیجہ دیکھ) اور شیطان جو وعدے بھی کرتا ہے فریب کی نیت ہی سے کرتا ہے۔ جو میرے بندے ہیں اُن پر ہرگز تیرا تسلط نہیں ہو سکتا۔ اور (اے میرے بندے) تیرا رب کارسازی میں تیرے لئے کافی ہے۔

ان آیات کو تفصیل کے ساتھ ہم نے یہاں اس لئے درج کیا ہے کہ ان میں شیطان اور انسان کی باہمی جنگ سے متعلق بہت سے اہم نکات مستنبط ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو قیامت تک کے واسطے یہ مہلت دی ہوئی ہے کہ وہ بنی آدم کو ہر حیلے اور ہر بہانے سے بہکائے۔ دوم یہ کہ شیطان کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ بنی آدم میں سے اکثر کو بہکانے اور گمراہ کرنے میں کامیاب رہیگا۔ سوم یہ کہ شیطان کے بچھائے ہوئے جال میں پھنسنے سے صرف وہی بچیں گے جنہیں خدا بچانا چاہیگا اور انکی تعداد شیطان کے لاؤ لشکر میں شامل ہونے والوں کے مقابلہ میں تھوڑی ہوگی۔ چہارم یہ کہ خدا تعالیٰ صرف اپنے خاص بندوں کو ہی اپنے خاص فضل کے ماتحت شیطان کے چنگل میں پھنسنے سے بچائے گا۔ پنجم یہ کہ شیطان صرف ہر انسان پر ہی حملہ نہیں کریگا بلکہ ان کی اولاد اور آئندہ نسل کو بھی ورغلانے اور گمراہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گا۔ ششم یہ کہ جو لوگ بھی شیطان کے بہکائے میں آکر اُس کے نقش قدم پر چلیں گے اُن کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کرنے کے بعد کہ شیطان اس تمام ڈھیل اور مہلت کے باوجود میرے خاص بندوں پر ہرگز بھی تسلط حاصل نہیں کر سکے گا اس امر کو بھی کھول کھول کر بیان کر دیا کہ میرے وہ خاص بندے کون ہوں گے اور ان میں کیا کیا اوصاف پائے جائیں گے۔ یہ وضاحت اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفرقان میں عباد الرحمٰن کی صفات پر روشنی ڈالتے ہوئے کی ہے۔ ان صفات میں (جن پر ہم قبل ازیں اختصار سے روشنی ڈال چکے ہیں) اللہ تعالیٰ نے شیطان کے حیلوں کے پیش نظر عباد الرحمٰن کی ایک خاص صفت کا ذکر کیا ہے اور وہ صفت ان کی ایک ایسی بنیادی صفت ہے کہ جس کے بل پر وہ نہ صرف شیطان کے حملوں کو ناکام بنا سکتے ہیں بلکہ اسے ہلاک کرنے میں بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ قبل اس کے کہ ہم عباد الرحمٰن کی اس بنیادی صفت پر روشنی ڈالیں اعادہ کے طور پر یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ڈھیل اور مہلت کی وجہ سے شیطان صرف انسانوں پر ہی حملہ آور نہیں ہوتا بلکہ اپنے لاؤ لشکر سمیت ان کی اولادوں اور نسلوں کو بھی اپنے حملوں کا نشانہ بناتا ہے اور جو لوگ بھی اس کے نقش قدم پر چلیں گے اُن کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن (جن پر شیطان تسلط حاصل کر ہی نہیں سکتا) کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ شیطان کے حملوں سے بچنے اور اسے ہلاک کرنے کی غرض سے دو دعائیں خاص توجہ اور التزام سے کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے پہلی دعا یہ ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ
عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

(الفرقان آیات ۶۶، ۶۷)

ترجمہ:۔ اور وہ (یعنی رحمٰن کے بندے) کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے اس کا عذاب ایک بہت ہی بڑی تباہی ہے وہ (دوزخ) عارضی ٹھکانہ کے طور پر بھی بُری ہے اور مستقل ٹھکانہ کے طور پر بھی (بُری ہے)۔

اس میں فی الاصل شیطان کے حملوں سے بچنے کی دعا کی گئی ہے کیونکہ جیساکہ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا سے ثابت ہے انسان جہنم کا مستحق اُسوقت ہی بنتا ہے جب وہ شیطان کے نقش قدم پر چلے اور اُس کے جال میں پھنس جائے۔ پھر چونکہ شیطان انسان کی اولاد اور اس کی نسل کو بھی ورغلانے اور جال میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے اور ناپختہ کاری کی وجہ سے ان کا اس کے بہکائے میں آنا آسان ہوتا ہے اس لئے عباد الرحمٰن ساتھ ہی دوسری دُعا یہ مانگتے ہیں:۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَ
ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ۝

(الفرقان آیت ۷۵)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ بھی (رحمٰن کے بندے ہیں) جو یہ کہتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا (یعنی ہماری اولاد اور پُورا خاندان متقی ہو تاکہ وہ بھی شیطان کے بہکائے میں نہ آسکیں)۔

الغرض شیطان کے حملوں سے بچنے اور اسے ہلاک کرنے کا سب سے کارگر ہتھیار دُعا ہی ہے۔ عباد الرحمٰن کی بنیادی صفت دعا ہی ہوتی ہے اور اسی لئے شیطان ان پر کسی حال میں بھی تسلط پانے میں کامیاب نہیں ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک اور خوشگوار معاشرہ

مکرم مولوی امین اللہ خان صاحب سالک مربی سلسلہ احمدیہ

فرد کی اصلاح دل کی اصلاح سے وابستہ ہے۔ افراد سے معاشرہ متشکل ہوتا ہے اور افراد کی اصلاح معاشرہ کی اصلاح پر منتج ہوتی ہے۔

انسان معاشرہ میں رہتے ہوئے ... اور طبعی طور پر ان امور سے ... ان سے جو بدمزگی اور معاشرتی ناچاقی کا موجب بنتے ہیں اور فطرت ... کا میلان اسی امر کا متقاضی ہے ... پاک اور خوشگوار معاشرہ ... سکون، آرام اور مسرت کا سانس ... اور اپنی نیک اور پُرمسرت ... کی تکمیل کے لئے جدوجہد کوشاں ...

لیکن انسان صدیوں سے اس ابتلائے ... کشمکش سے اور ہر خطۂ ارضی میں ... ان اقدار اور پیمانوں یا روحانی اقدار کی تلاش میں رہا ہے جو واقعی اور حقیقی طور پر انسان کو دینی اور دنیوی نعمتوں سے متمتع کر سکیں۔

عصر حاضر میں بین المذاہب مطالعہ چنداں مشکل نہیں۔ دیگر مذاہب کے پیروکار خواہ کتنی مادی چکا چوند ... سے آراستہ ہوں گے۔ پاکیزہ حقیقی اور مسرت بخش روحانی اقدار کا سرچشمہ صرف اور صرف مذہب اسلام ہے۔

ہر کام اور ہر روش پر راہنمائی کرنے والی ان خوش آئند اقدار کو ہم اجمالاً یوں پیش کر سکتے ہیں کہ اسلامی اوامر و نواہی پر عمل کیا جائے مگر اس اجمال کی تفصیل کیا ہے؟ ذیل میں چند امور اس سلسلہ میں پیش خدمت ہیں۔

ایک پاک اور خوشگوار معاشرہ کے قیام کے لئے یہ امر بے حد ضروری ہے کہ زبان و بیان اور اظہار و ابلاغ کے سلسلہ میں خاص احتیاط برتی جائے ... بے حکمت باتیں، بے حقیقت ادعا، جھوٹ، لغو، بے بنیاد شہادت، غیبت، خفیہ منصوبے، خفیہ سرگوشیاں ان تمام پہلوؤں سے زبان و بیان کو پاک اور مصفّٰی ہونا چاہئے۔

خداوند تعالیٰ نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ جس بات کا انسان کو علم نہ ہو اس کی اتباع نہ کی جائے فرمایا:

"وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا"
(بنی اسرائیل: ۳۷)

ترجمہ: اور (اے مخاطب) جس بات کا تجھے علم نہ ہو اس کی اتباع نہ کیا کر۔ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب کے متعلق (تجھ سے) پوچھا جائے گا۔

قرآن مجید نے مجرموں کی ایک کیفیت بیان کی ہے

"وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ" (المدثر: ۴۶)

ترجمہ: "اور بے حکمت باتیں کرنے والوں کے ساتھ مل کر بے حکمت باتیں کرتے تھے"

گویا بے حکمت باتوں سے بھی ان کو احتراز کرنا چاہئے۔

بے حقیقت ادعا کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝"
(الصف: ۳-۴)

"اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں خدا (تعالیٰ) کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسندیدہ ہے"

قرآن مجید نے جھوٹ سے اجتناب کی تلقین فرمائی ہے۔

"وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ" (الحج: ۳۱)

"اور اسی طرح اپنی عبادت اور فرمانبرداری صرف اللہ کے لئے مخصوص کرتے ہوئے جھوٹ بولنے سے بچو"

جھوٹی گواہی سے بچاؤ اور لغو باتوں سے بزرگانہ طور پر گذر جانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

"وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۝ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا" (الفرقان: ۷۳-۷۴)

ترجمہ "اور وہ لوگ بھی (اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں) جو جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے اور جب لغو باتوں کے پاس سے گذرتے ہیں تو بزرگانہ طور پر (بغیر ان میں شامل ہوئے) گذر جاتے ہیں اور وہ لوگ بھی کہ ان کے رب کی آیات جب انہیں یاد دلائی جائیں تو اُن سے بہروں اور اندھوں کا معاملہ نہیں کرتے"

مزید فرمایا:

"وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ" (المومنون: ۴)

ترجمہ: اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

غیبت ایک بہت بڑا گناہ ہے اور قرآن مجید میں اس کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ غیبت کو کلام پاک نے مُردہ بھائی کے گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ" (الحجرات: ۱۳)

"اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اسکو ناپسند کرو گے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔"

غیبت اس سچی بات سے عبارت ہے جو کسی دوسرے کو بدنام کرنے کے لئے اس کی غیر حاضری میں بیان کی جائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ آیت "وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ" (یعنی ہر غیبت کرنے والے (اور) عیب چینی کرنے والے کے لئے عذاب (ہی عذاب) ہے۔) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"غیبت کے متعلق بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اگر کسی کا کوئی سچا عیب اُس کی عدم موجودگی میں بیان کیا جائے تو وہ غیبت میں داخل نہیں ہوتا۔ ہاں اگر جھوٹی بات بیان کی جائے تو وہ غیبت ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں غیبت کا اطلاق ہمیشہ ایسی سچی بات پر ہوتا ہے جو کسی دوسرے کو بدنام کرنے کے لئے اُس کی غیر حاضری میں بیان کی جائے اگر جھوٹی بات بیان کی جائے گی تو وہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہوگا احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ غیبت تو بری چیز ہوئی اگر اپنے بھائی کا کوئی سچا عیب اس کی عدم موجودگی میں بیان کیا جائے تو کیا یہ تو منع نہیں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کی عدم موجودگی میں اُس کا سچا عیب بیان کرنا ہی غیبت ہے۔ ورنہ اگر دوسرے کے متعلق جھوٹی بات بیان کی جائے تو یہ بہتان بن جائے گا

اسلام نے غیبت کی ممانعت کے متعلق جو حکم دیا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ بسا اوقات انسان دوسرے کے متعلق ایک رائے قائم کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور وہ اپنے آپ کو اس رائے میں حق بجانب بھی سمجھتا ہے لیکن درحقیقت اس کی رائے صحیح نہیں ہوتی ہم نے بیسیوں دفعہ دیکھا ہے کہ ایک شخص دوسرے کے متعلق ایک قطعی رائے قائم کر لیتا ہے اور اُسے یقین ہوتا ہے کہ میری رائے درست ہے لیکن ہوتی غلط ہے۔ ایسی صورت میں اگر دوسرا شخص سامنے بیٹھا ہوگا۔ اور اس کے متعلق کسی رائے کا اظہار کیا جائے گا تو لازماً وہ اپنی براءت کرے گا اور کہے گا کہ تمہیں میرے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرے اندر یہ نقص نہیں پایا جاتا۔ پس خواہ کسی کے نزدیک کوئی بات سچی ہو جب وہ دوسرے شخص کی عدم موجودگی میں بیان کرتا ہے، اور وہ بات ایسی ہے جس سے اس کے بھائی کی عزت کی تنقیص ہوتی ہے یا اس کے علم کی تنقیص ہوتی ہے یا اس کے رتبہ کی تنقیص ہوتی ہے تو قرآن کریم اور احادیث کی رو سے وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ اس طرح اس نے اپنے بھائی کو اپنی براءت پیش کرنے کے حق سے محروم کر دیا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الھمزہ ص ۵۰۱)

اسلام نے خفیہ منصوبوں اور خفیہ سوسائٹیوں سے بھی منع کیا ہے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں :-

" لو کانوا یحدسون۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اس قدر طاقت حاصل ہو جائے گی۔ کہ وہ انہیں عرب سے نکال دیں گے انہیں کیا پتہ تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دن بادشاہت اور حکومت مل جائے گی اور ان کے لیے عرب میں ٹھہرنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام خفیہ منصوبوں اور خفیہ سوسائٹیوں کو سخت ناپسند کرتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ ص ۵۶)

لغو اور تاثیم سے بچاؤ کے کیا ذرائع ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

" لم لا ینھاھم اکابرھم عن المنکرات و لم لا یمنعونھم من نقل الخطوات الی خطط الخطیئات ولم یترکوھم فارغین۔ فیعتدی موت الواجبات ان تکتب علیھم خدمات تناسب قوم کل احد وحرفۃ کل احد فلیعط للنجار منشارا و للطارق المنقاش منسجا جرفاسا و للحجام مشراطا وموسی للعصار معصرۃ عظمی لکی یشتغل کل احد منھم بما ھو اھلہ ویمتنع من کل فضول ولغو وتاثیم ولکی یستریح الخلق من شرھم وعباد اللہ من آثامھم وفی ذلک نفع عظیم لاکابرھم المغبونین۔"

(روحانی خزائن جلد ۸ ص ۵
نور الحق حصہ اول ص ۵)

ترجمہ:" ان کے اکابر کیوں ان کو بری باتوں سے منع نہیں کرتے اور کیوں گناہوں کی طرف قدم اٹھانے سے منع نہیں فرماتے اور کیوں ان کو فارغ بٹھا رکھا ہے سو میرے نزدیک واجبات سے ہے کہ کچھ ایسی خدمات ان پر مقرر کی جائیں جو قوم اور پیشہ کے لحاظ سے ان کے مناسب حال ہوں۔ پس چاہیئے کہ نجار کو تو تیشہ دیا جائے اور ڈھنیے کے لیے ایک مضبوط دھنکی (پینجن) اور نائی کو نشتر اور استرا اور تیلی کو ایک بڑا سا کولھو سپرد ہو تاکہ ہر ایک شخص ان میں سے اس کام میں مشغول ہو جائے جس کا وہ اہل ہے۔ اور تاکہ اس انتظام سے ہر ایک ان میں سے فضول گوئی اور بیہودہ، اور گناہ کی باتوں سے رک جائے تاکہ خلق اللہ اور خدا تعالیٰ کے بندوں کو ان کی شرارت اور ایذا سے راحت حاصل ہو اور اس انتظام میں ان کے اکابر کو جو زیاں رسیدہ ہیں بہت ہی نفع ہے۔"

دنیا گیری سے منع کیا اور دنیاداروں کی سب مجالس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا سے لو لگانے کی تلقین فرماتے ہیں :-

" ولا ترکن الی اخلاء دنیاک فانھم یعادونک اذا اللہ عاداک فتبقی مخذولا مردودا وتصیر من الملومین۔ وکم من نداماء ادار والکئوس۔ وفی اخر الامر شجوا الرئوسا۔ الی ما تداری شریرا عبوسا فدع واذکر قمطریرا عبوسا۔ ولا تخش قوما یبیدون جسما۔ وخف قھر رب یبید النفوسا۔"

(روحانی خزائن جلد ۸ ص ۲۰۴
نور الحق الحصۃ الثانیۃ ص ۷۱)

ترجمہ:" اور اپنے دنیا کے دوستوں کی طرف مت جھک کیونکہ جب خدا تعالیٰ تجھے دشمن قرار دے گا۔ تو وہ بھی تجھ سے دشمنی کریں گے تو بعد ازاں مخذول مردود رہ جائیگا اور ملامت زدہ ہوگا اور بہت سے حریفان شراب ہیں جو آپس میں پیالے پھیرتے تھے اور آخر میں ایک دوسرے کے سر توڑے کہاں تک تو شریر ظالم سے مدارات کرے گا۔ سو چھوڑ اور اس دن کو یاد کر جو قمطریرا اور عبوس ہے اور ان لوگوں سے مت ڈر جو جسم کو مارتے ہیں اور اس رب سے ڈر جو جانوں کو ہلاک کرتا ہے۔"

دلوں کی اصلاح اور جوارح کو پاک کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا :-

" تم اپنے دلوں کو سیدھا کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اسی کی طرف آجاؤ۔"

(کشتی نوح ص ۲۱)

مہدی مسعود علیہ السلام نے اپنے پر معارف جوامع الکلم میں فرمایا :-

" ان سب باتوں کے بعد میں پھر کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے۔ اس سے بچو۔ دعا کرو۔ تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا۔ بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے بدنظری سے، اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپروا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود اور مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لیے تیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعل ساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے یہ سب زہریں ہیں۔ تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔"

(کشتی نوح ص ۲۶-۲۷)

ان گرانقدر ہدایات پر عمل سے ہم امن اور آشتی سے رہ سکتے ہیں۔ ایک مثالی اور خوشگوار معاشرہ بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بابرکت ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے بے حد افضال سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

مُسلمانوں کی ایذا دہی کے لئے باقاعدہ کمیٹیاں

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری اپنی کتاب "رحمۃ للعالمین" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"قریش مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں پر جو جور و ستم ہو رہے تھے اسے ہنوز ناکافی سمجھا اس لئے بجائے متفرق کوششوں کے باقاعدہ کمیٹیاں بنائی گئیں۔

ایک کمیٹی قائم ہوئی جس کا میر مجلس ابولہب تھا اور مکہ کے ۲۵ سردار اسکے ممبر تھے۔ اس کمیٹی میں حل طلب سوال ایک یہ بھی تھا کہ جو لوگ دور دراز سے مکہ میں آتے ہیں انہیں محمدؐ کی کی نسبت کیا کہا جائے تاکہ وہ لوگ اس کی باتوں میں نہ پھنسیں اور اسکی عظمت کے قائل نہ ہوں۔ ایک نے کہا ہم بتلایا کریں گے کہ وہ کاہن ہے۔ ولید بن مغیرہ (جو ایک سرانٹ بڈھا تھا) بولا میں نے بہتیرے کاہن دیکھے لیکن کہاں تو کاہنوں کی تک بندیاں اور کہاں محمدؐ کا کلام۔ ہم کو ایسی بات نہ کہنی چاہیئے جس سے قبائل عرب یہ سمجھ لیں کہ ہم جھوٹ بھی بولتے ہیں۔ ایک نے کہا ہم اُسے دیوانہ بتایا کریں گے۔ ولید بولا محمدؐ کو دیوانگی سے کیا نسبت ہے؟

ایک بولا اچھا ہم کہیں گے وہ شاعر ہے۔ ولید نے کہا ہم جانتے ہیں کہ شعر کیا ہوتا ہے۔ اصناف سخن ہم کو بخوبی معلوم ہیں محمدؐ کے کلام کو شعر سے ذرا مشابہت نہیں۔

ایک بولا ہم بتایا کریں گے کہ وہ جادوگر ہے۔ ولید نے کہا جس طہارت و لطافت و نفاست سے محمدؐ رہتا ہے وہ جادوگروں میں کہاں ہوتی ہیں۔ جادوگروں کی منحوس صورتیں اور نجس عادتیں الگ ہی ہوتی ہیں۔

اب سب نے عاجز ہو کر کہا۔ اچھا تم ہی بتاؤ پھر کیا کیا جائے۔ ولید نے کہا سچ تو یہ ہے کہ محمدؐ کے کلام میں عجب شیرینی ہے۔ اس کی گفتگو تو بس حلاوت ہے۔ کہنے کو تو بس یہی کہہ سکتے ہیں کہ اس کا کلام ایسا ہے جس سے باپ بیٹے بھائی بھائی۔ شوہر و زن میں جدائی ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

آخر اس کمیٹی نے مندرجہ ریزولیوشن پر اتفاق کیا:۔

"محمدؐ کو ہر طرح سے دق کیا جائے۔ بات بات میں اس کی ہنسی اڑائی جائے۔ تمسخر اور ایذا سے اُسے سخت تکلیف دی جائے محمدؐ کے سچا سمجھنے والوں کو انتہا درجہ کی تکلیف کا شکار کیا جائے۔"

(رحمۃ للعالمین صفحہ ۶۶، ۶۷)

پنجاب یونیورسٹی لاء کالج لاہور

اعلان داخلہ ایف، ای، ایل

مقررہ فارم پر داخلہ کی درخواست بھجوانے کی تاریخ ۳؍اگست ۱۹۷۴ء ہے۔ لاء کالج کے دفتر سے مطلوبہ فارم پچاس پیسے میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ درخواست کے ساتھ کیریکٹر سرٹیفکیٹ۔ بی اے/ بی ایس سی کا سرٹیفکیٹ۔ پنجاب یونیورسٹی کے علاوہ دوسری یونیورسٹی کا مائیگریشن سرٹیفکیٹ۔ مصدقہ نقل میٹرک سرٹیفکیٹ۔ ڈومی سائل سرٹیفکیٹ۔ تفصیلی نمبرات حاصل کردہ بی اے/ بی ایس سی۔ پاسپورٹ سائز فوٹو کی ۳ کاپیاں فارم کے ساتھ بھجوائیں۔

منتخب امیدواروں کے ناموں کی فہرست ۱۰؍اگست ۱۹۷۴ء کو کالج کے نوٹس بورڈ پر لگا دی جائے گی۔

امتیاز علی
پرنسپل لاء کالج لاہور

(پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۰/۷/۷۴ ص ۲)

(ناظر تعلیم)

وصایا

(۵)

مسل نمبر ۲۱۷۴۵

میں محمد اسحاق ولد محمد ابراہیم صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکھر (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ سرمایہ تجارت -/۲۰۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ محمد اسحاق ولد محمد ابراہیم صاحب۔ سکھر۔ سندھ۔ گواہ شد:۔ راجہ فخر الدین ولد صوفی محمد رفیع صاحب سکھر سندھ۔ گواہ شد:۔ قریشی عبد الرحمن امیر جماعت احمدیہ سکھر۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۱۷۴۶

میں غلام مصطفےٰ ولد چوہدری غلام حسین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کریک کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۲۷۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کر دی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ چوہدری غلام مصطفےٰ c/o چوہدری غلام رسول صاحب کوارٹر ۲۹/۷ نمبر ۱ کیمپ۔ پی۔ اے۔ ایف کورنگی کریک کراچی نمبر ۲۰۔ گواہ شد:۔ محمد یعقوب وصیت نمبر ۱۶۵۸۳ کورنگی کریک کراچی نمبر ۲۰ گواہ شد:۔ مرزا عبد السمیع ولد مرزا عبد المجید صاحب کورنگی کریک کراچی نمبر ۲۰

مسل نمبر ۲۱۷۴۷

میں امۃ الرشید زوجہ چوہدری محمد یعقوب صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کریک کراچی نمبر ۲۰ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۶ تولے مالیت:
-/۳۹۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کر دیجائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ الرشید زوجہ چوہدری محمد یعقوب صاحب کوارٹر ۳۲۵/۲ نمبر ۲ کیمپ پی اے ایف کورنگی کریک کراچی نمبر ۲۰۔

گواہ شد:۔ محمد یعقوب وصیت نمبر ۱۶۵۸۳ (خاوند موصیہ) کورنگی کریک۔ کراچی نمبر ۲۰

گواہ شد:۔ چوہدری غلام رسول وصیت نمبر ۱۶۰۲۹ کورنگی کریک کراچی نمبر ۲۰۔

ماہانہ کارگزاری رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری ہے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ مومنوں کی قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا

ایک دن آتا ہے کہ وہ انہیں عظیم الشان ترقیات سے نوازتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت وما علمی بما کانوا یعملون ان حسابھم الا علیٰ ربی لو تشعرون (آیات ۱۱۳ تا ۱۱۴) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

عزت وہی ہوتی ہے جو خدا دے مال و دولت سے عزت نہیں ملتی۔ کافروں کا نبیوں پر ایمان لانے والوں کو اسلئے ذلیل سمجھنا کہ وہ غریب ہیں اول درجہ کی حماقت ہے۔ جو لوگ پہلے ایمان لاتے ہیں وہی سب سے زیادہ معزز ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ابوبکرؓ، علیؓ، زیدؓ ایمان لائے مکہ کے صنادید کی موجودگی میں ابوبکرؓ کو مسلمانوں نے خلیفہ تسلیم کیا۔ جس پر اُن کے باپ نے بھی تعجب کیا۔ مگر ابوجہل عتبہ اور شیبہ کی عزت تو ابوبکرؓ اور علیؓ کی جوتیوں کے برابر بھی نہیں۔ یہی بات حضرت نوحؑ نے اپنے مخالفین کے سامنے پیش کی اور کہا کہ وما علمی بما کانوا یعملون۔ بے شک یہ تمہیں حقیر نظر آتے ہیں مگر مجھے کیا معلوم کہ ان کی وہ کونسی نیکیاں تھیں جن کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ان کو یہ شرف بخشا کہ انہوں نے اپنے زمانہ کے نبی کو قبول کر لیا اور تمہاری وہ کونسی بداعمالیاں تھیں جو تمہاری راہ میں حائل ہوگئیں اور جنہوں نے تم سے نورِ بصیرت چھین لیا اور تم اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے سے محروم رہ گئے۔ اور جب ان کی نیکیوں کی وجہ سے ہی خدا تعالیٰ نے ان پر اتنا بڑا انعام نازل کیا ہے کہ انہیں ایک نبی کو ماننے کی سعادت حاصل ہوگئی ہے تو یہ لوگ ذلیل کس طرح ہوئے؟ ذلیل تو وہ لوگ ہیں جن کی بداعمالیوں نے انہیں اللہ تعالیٰ کے مامور کی شناخت سے محروم کر دیا ہے۔ پھر فرمایا۔ ان حسابھم الا علیٰ ربی لو تشعرون بے شک یہ آج غریب اور کنگال ہیں کوئی مال اور جائداد ان کے پاس نہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ اور وہ ایک دن انہیں بہت بڑی ترقی عطا کرے گا۔ کاش تم شعور سے کام لیتے اور اس قسم کے بیہودہ عذرات سے کام لے کر خدائی ہدایت کو ٹھکرانے کے لئے تیار نہ ہو جاتے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اس مضمون کو مختلف مقامات میں مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ کسی جگہ تو فرماتا ہے کہ ہمارے مخالف شعور سے کام نہیں لیتے اور کسی جگہ فرماتا ہے کہ ہمارے مخالف علم سے کام نہیں لیتے۔ شعور اس حس کو کہتے ہیں جو انسان کے اندر سے پیدا ہوتی ہے اور علم اس حس کو کہتے ہیں جو باہر سے آتی ہے خواہ سن کر یا دیکھ کر یا چھو کر یا چکھ کر۔

(تفسیر کبیر۔ سورۃ الشعراء)

درخواست دعا

۱۔ میرے اباجان محترم قریشی عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ سابق وکیل المال تحریک جدید پانچ ماہ سے بہت زیادہ بیمار ہیں۔ تین ماہ قبل اپریشن کے ذریعہ پاؤں کا انگوٹھا کاٹا گیا تھا۔ ہسپتال میں بھی کافی عرصہ رہے ہیں لیکن زخم مندمل ہونے کی بجائے بڑھتا ہی جا رہا ہے نیز بخار بھی ہر وقت تیز رہتا ہے۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ میں احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ درد دل سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اباجان کو جلد صحت عطا فرمائے اور ان کا شفقت بھرا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین (عبدالبصیر قریشی 134-A دارالحمد نیو مسلم ٹاؤن لاہور)

۲۔ میرے بھائی مکرم محمد شریف صاحب سابق معلم وقف جدید کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں کہ ہمارا شافی مطلق خدا ہمارے بھائی کو مکمل صحت سے نوازے۔ آمین (صوفی نذیر

۳۔ میرے والد محترم حکیم حشمت اللہ صاحب صحابی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے شدید بیمار ہیں انکی کامل صحت کیلئے درخواست دعا ہے (مسعودہ بانو ہیڈ مسٹرس گرلز سکول میانی۔ حال ربوہ)

محترم سید عبدالرحیم شاہ صاحب آف پھگلہ ضلع ہزارہ وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم سید عبدالرحیم شاہ صاحب جو کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے ۱۱ جولائی ۱۹۷۴ء کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت ہی مخلص اور ایثار و قربانی میں جماعت ہزارہ صوبہ سرحد میں ایک اعلیٰ نمونہ تھے۔ دینی خدمات اور خدمت خلق میں ہمہ تن مصروف رہتے۔ احمدی تو کیا مخالف بھی آپ کی ہمدردی اور دلسوزی کے معترف اور مداح ہیں۔ چونکہ یہ ایام فسادات کے تھے بحیثیت جماعت سوائے جماعت احمدیہ دانہ کے اور کسی جگہ کے احمدی آپ کے جنازہ میں شریک نہیں ہو سکے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ کر جنت الفردوس کے مقام علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جمیع پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے نماز جنازہ غائب پڑھی جائے۔ (خاکسار عبداللطیف بہاولپوری)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کی تقاریر کے سلسلے میں مضامین تجویز کرنے کے لئے جماعت کے اہل علم احباب کی خدمت میں خطوط بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی دوست کو خط نہ ملا ہو تو وہ اس اعلان کو پڑھ کر جلسہ سالانہ کی تقاریر کے لئے مضامین تجویز کر کے ۳۱ جولائی تک نظارت ہذا کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری گذارش

(۱) احباب خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ وہ چٹ نمبر ان کے نام سے پہلے لکھا ہوتا ہے۔

(۲) جو احباب اپنا پتہ تبدیل کرواتے ہیں، وہ اپنا پتہ صاف الفاظ میں خوشخط لکھ دیا کریں تاکہ کسی غلطی کا امکان نہ رہے اور تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔

(مینیجر الفضل)

ربوہ میں موسلادھار بارش

ربوہ ۲۴ جولائی (۹ بجے صبح)۔ آج صبح نماز فجر کے بعد یہاں موسلادھار بارش ہوئی جس کا سلسلہ قریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ اس کے بعد ہلکی بارش ہوتی رہی۔ تادم تحریر آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے ہیں اور مسلسل بوندا باندی ہو رہی ہے موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔